پس مجھ جیسے نیازمند کیلئے جس نے دس پانچ ہی نہیں، بلکہ تقریباً اٹھارہ سال تک جس کی شفقت و محبت کی گودوں میں پرورش پاکر سب کچھ حاصل کیا ہو، یہ ناممکن ہے کہ مئی کا مہینہ آئے۔ محدث کے نئے سال کی تیاریاں شروع ہوں، اور اس کا دل ماضی کے واقعات سے متاثر ہوئے بغیر رہ جائے۔ ع

دل ہی تو ہے نہ سنگ وخشت درد سے بھر نہ آئے کیوں؟

چنانچہ ایک طرف اگر ہم اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی توفیق وعنایت سے چھ سال تک، اس کے دین کی صحیح خدمتیں انجام دینے، اور آئندہ کیلئے بھی اسی راہ پر لگے رہنے کی ہمت اپنے اندر پاکر، تشکر وامتنان سے اپنے دلوں کو معمور پاتے ہیں، تو دوسری طرف نہ صرف اپنے بلکہ عام دنیائے اسلام کے محسن، دین اور علم دین کے سچے خادم، ملک وملت کی بدحالی سے بے چین رہنے والے دردمند بزرگ کی جدائی سے بھی نڈھال ہو رہے ہیں، اس لئے مجھ میں اس وقت اس سے زیادہ کچھ کہنے کی تاب نہیں کہ مرحوم کی دینی خدمات کے صلے میں آپ سے خود ان کے لئے ان کے پسماندگان کیلئے جو ان کی قائم کی ہوئی راہ میں اپنی جان ومال پوری فیاضی کے ساتھ قربان کر رہے ہیں پرخلوص دعاؤں کی درخواست کروں۔

مرحوم کی ہمیشہ یہ خواہش رہی کہ سال کا پہلا پرچہ معمول کے خلاف کسی بہتر صورت میں شائع کیا جائے۔ اسلئے اس نمبر میں بھی ہم نے اس کی کوشش کی ہے کسی ظاہری رنگینیت کی طرف تو قدرتاً کچھ دل مائل ہی نہیں ہوا، ہاں معنوی حیثیت سے صفحات کی تعداد اپنے معمول سے بہت زیادہ بڑھا کر مضامین کا معیار بھی نسبتاً اونچا کر دیا گیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سیدھی راہ پر قائم رکھے اور دین قیم کی صحیح خدمتیں انجام دینے کی توفیق عطا فرمائے اور اسے قبولیت بخشے۔ اللھم آمین۔

آہ حضرت میاں صاحب مرحوم

از مولوی محمد شمس الدین صاحب شمس گیاوی متعلم .. مدرسہ رحمانیہ دہلی

دمبدم دردِ جگر ہوتا ہی جاتا ہے فزوں
گردشِ گردوں نے مجھکو کردیا اُف! سرنگوں

اے دلِ درد آشنا وہ پوچھتے ہیں حالِ دل
داستانِ رنج وغم ان سے کہوں تو کیا کہوں

کیا کہوں آنکھوں سے کیوں بہتا ہے میرے خونِ دل
کس کے غم میں کھو رہا ہوں آج میں صبر وسکوں

حضرت شیخ عطاؒ وہ قدردانِ علم وفن
ملتِ بیضا کا غم تھا جسکو جاں سے بھی فزوں

وہ فدائے دین وملت وہ شہیرِ روزگار
جسکو فطرت نے دیا تھا دین کا دردِ دروں

چھوڑ کر وہ بزمِ امکاں سوئے جنت چلدیا
ہے اسی کے غم نے آنکھوں سے بہایا جوئے خوں

شمسِ محزوں کر "عطا" کے واسطے تو یہ دعا
رحمتیں تیری خدایا اسپہ نازل ہوں سدا